آج کل خاقانِ زمین و زمان کی فضل اور فیض سے

مثنوی دلچسپ مرغوب قصہ لطیف حکایت فرحت آثار مسمی بہ

نامۂ انتظار

تالیف شاعر خوش فکر سحر بیان علم ہنر میں مستثنیٰ مولوی سید ممتاز علی منیر کے

مطبع خاص منشی نولکشور میں مطبوع طبع و شائع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ہے پہلے اوس خدا کی ضرور ‏— کیونکہ ذات اوسکی ہے کریم و غفور
نوع خلقت ہوئی بحکم کن ‏— گوش جان سے سُن اب تو میرا سخن
آسمان اور زمین کو پیدا کیا ‏— اوس مین سیّارونکو ہویدا کیا
تاکہ ہوا اونسے روشنی ہر سو ‏— اور نظر آوے جس سے ہر ایک ہو
لیک خورشید کو کیا ہے جسیم ‏— اور وہ جملہ ستارونسے ہے عظیم
دور اوسکا ہمیشہ رہتا ہے ‏— جس سے ہر یک ستارہ چھپتا ہے
جبکہ سیّارون پروہ کرتا ہے دور ‏— نور سے ڈہانک لیتا ہے فی الفور
اور پھر جاتا ہیگا وہانسے چلا ‏— روشنی رہتی پھر نہین اصلا
لوگ اوس نور اور ظلمت کو ‏— یوم اور لیل کہتے ہین خوش ہو
الغرض وہ ستارون کا ہے امیر ‏— اور مہتاب ہیگا اوسکا وزیر
شب کو اپنی وہ روشنی کرتا ‏— جس سے ہے کار آدمی کرتا
اور پیدا کیا حسد محسود ‏— ولے حاسد کو ہے نہین کچھ سود
اور بھی سحر اور فسون نیرنگ ‏— کیے ظاہر جو اوسکا تھا آہنگ
اور معشوق و عاشق اوسنے نمود ‏— کیے ایسا وہ ہے گا رب ودود
اب یہان بند کر تو اپنی زبان ‏— اور ہو ہر بلا سے طالب امان

نعت رسول مقبول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہین محمدؐ شفیع بروز حشر
اور وہی ہینگے ساقیِ کوثر

اور شریف رسل ہین وہی جناب
رحمۃ العالمین ہے اونکا خطاب

ہین حبیب خدا وہی حضرت
اونپہ ہووے صلوٰۃ اور تحیت

منقبت صحابہ کبار رضی اللہ عنہم اجمعین

چار یارون کی اب صفت ہی ضرور
اس مین ممتاز علی نکر تو قصور

کیون کہ مذہب ہے چار یاری ترا
لازم ہے وصف کر بیان اونکا

سب سے اول ہین بوبکر صدیقؓ
اور اونہین کو بھی کہتے ہینگے عتیق

یار غار نبی ہین وہ حضرت
کی خدا نی قرآن مین اونکی صفت

دوسرے ہینگے فارق و عادل
جن پہ قربان کرون مین جان و دل

اسم ہے آپ کا عمرؓ فاروق
مشتہر ہین وہ حضرتِ فاروق

تیسرے ہینگے جامع قرآن
صاحب حلم اور حیا عثمانؓ

اور لقب آپ کا ہے ذی النورین
گوش دل سے سن اب تو میرا بین

اور چوتھے ہین ابن بوطالب
شیر اللہ کے ہین وہ غالب

اور کہتے ہین سب صغیر و کبیر
آپ کو حضرتِ جناب امیرؑ

رہے ان چارون سی بھی راضی خدا
الطفیل انکے ہووے حامی مرا

اظہار ولدیت و قومیت و سکونت مؤلف

مولد اس عاصی کا ہے سندیلہ
مسکن اجداد کا ہے وہ قصبہ

اور وہ ہی ملک مین اودہ کی شمول
ہے اودہ ملک ہند مین مشمول

قوم میری ہے مشتہر سیّد
تھے امام حسین بھی سیّد

اونکی اولاد سے ہے یہ بندہ
ہے خدا سب گناہ بخشندہ

میرے والد ہین سرفراز علی
محرم اسرار ہین خفی و جلی

فی الحقیقت وحید عصر ہین آج
سارے ذی علمون کی ہین وہ سرتاج

اسلیے مولوی صاحب ہین مشہور
اس لقب سے ہین شتہر دور دور

متقی صاحب ورع ہین آپ
عالم اور تابع شرع ہین آپ

اور ذی حلم و باحیا ہین آپ
بامروت و باسخا ہین آپ

بے نظیر جہان ہین بے ریب
آپ ہی سے علوم کی ہے زیب

ہے نہین کچھ مبالغہ اس مین
مینے لکھا ہے راست راست اسمین

آپ بھنڈارے مین ملازم ہین
بندوبست محکمہ کے حاکم ہین

آپ کا عہدہ ہے گا سپرنڈنٹ
اور افسر ہین آپ کے سٹلمنٹ

طول مت دے کلام کو ممتاز
گر نہین طاقت ہے تو اب آ باز

سبب تالیف کتاب

ساقیا بھر کے دے شراب طہور
نشہ سے جسکے آنکھین ہون مخمور

تا کہ لکھون مین وجہ تالیف اب
جس سے آگاہ ہووین ناظرین سب

درس انگریزی مین ہین ہون مشغول
اور میرا ہے روز یہ معمول

جو سبق پڑھنا ترجمہ کرنا
صفحہ قرطاس کو سیہ کرنا

پس یہ قصہ کتاب انگلش مین
دیکھا مینے لکھا تھا جو اوسمین

ہوا قصہ مجھے بہت یہ پسند
اسلیے مینے دل کو کی یہ پند

کہ اسے نظم چاہیے کرنا
اور اشعارون سے اسے بھرنا

اسلیے مینے بعد ختم کلام
ہدیہ انظار اسکا رکھا نام

آغاز داستان

ساقیا بھر کے دے مجھے اک جام
تا کہ اس قصہ کو کرون مین تمام

تھا زمان سلف مین ایک تاجر
ملک اوس کا فرنگ ہے اظہر

قصد اوس نے کیا سیاحت کا
دور دست بلاد کا تنہا

تین تھین اوسکی لڑکیان ہشیار
قبل اپنے سفر سے وہ اکبار

پوچھا ہر اک سے اوس نے اے پیاری
مین تو کرتا ہون اپنی طیاری

خواہش اپنی سے تم کرو آگاہ
عرض کی پہلے دختر اول نے
باباجان میری عرض کو سن لو
چاہیے مجھکو موتی کا مالا
دوسری دخت سے اسی نوع پر
کیا تجھے چاہیے مری پیاری
یہ کہا اوسکی دخت اوسط نے
شال ہووے سفید اور خوشرنگ
دختر خرد سے بھی مستفسر ہو
لاؤن کیا تیرے واسطے فرزند
بولی وہ جس کا نام تھا بیوٹی
آپ واپس بخیریت آئین
چاہیے مجھکو سرخ پھول گلاب
اسکی خواہش ہے مجھکو حد سے زیاد
سن یہ تقریر اوسکی بہنین وہاین
جب کہ درخواست اونسے سبکی سنی
دختر خرد سے بہت سے مسرور
پھر وہانسے مرخص ہوکے چلا
جس جگہہ اوسکو جانا تھا مقصود
بعد چندے وہانسے پھر رجعت
چلا آتا تھا وہ بسمت وطن
تحفے بھی اوسکے تھے سبھی ہمراہ
جب رہا اوسکا شہر اک منزل

لاؤن کیا کیا مین تحفجات ہمراہ
اور کہا اپنے باپ سے اونسے
اور بر لاؤ تم تمنا کو
کچھہ نہین چاہیے بجز لالا
ہوا پرسان حال وہ تاجر
جان بابا ہو تجھپہ اب واری
سہ لقا حور وش پری خد نے
لا مرے واسطے یہ ہے آہنگ
ہوا وہ صاحب حشم تاجر ہو
ای مری پارۂ جگر دلبند ہو
میرے دل کی فقط یہی ہے خوشی
میرا اعزاز و فخر دکھلاوین
ہے نہین باغ مین درخت گلاب
خانۂ دل مرا کرو آباد
بخبر اوسکو کہکے ہسنے لگین
ہوا رخصت کا سب سے مستدعی
ہوکے بوسہ جبین لیا فی الفور
چلتے چلتے وہان جا پونہچا ہو
نہین قائم ہے لیک چرخ کبود
کی بجاہ و حشم بخیریت
ہر طرح اپنے دل مین کرتا گمن
نہ لا صرف پھول تھا اک آہ
نظر آیا اوسے وہ باغ و محل

تھا جو رفعت مین ہمسر افلاک ؛
غیر آباد اور ہیبت ناک ؛

چونکہ دروازہ باغ کا تھا کھلا
گیا سوداگر اندر اوسکے چلا

باغ کیا داغ دہ ارم تھا وہ
رشک وہ گلشن عدن تھا وہ

پھول اقسام کے وہانپہ کھلے
اور اشجار پرثمر تھے لگے

اور فوارے جاری تھے ہرسو
فاختہ کی تھی ہر طرف کو کو ؛

بلبلونکے تھے چہچہے ہر جا
کوک تھی کوئیلون کی وہان کسی جا

تھا مکان ایسا عالی شان بنا
غیرت افزاے قصر جم وہ تھا

شیشہ آلات سے سجا تھا مکان
اور تصویرین خوشنما تھین وہان

خوب کی سیر وہانپہ تاجر نے
نہین پایا کسیکو وہان اوسنے

پھر کیا اوسنے اپنے دلمین خیال
پھول کو توڑا چاہیے فی الحال

بعدہ بیانسے ہو بیچے راہی
تا نہ ظلمت سے ہووے گمراہی

سوچ کر جب یہ پھول توڑا اوسنے
لیا ہاتھون مین شوق سے اپنے

ناگہان یہ سنی مہیب آواز
کیون نیے ہم شکار پھول کے باز

ای فلک توکسیکو دق مت کر
لوٹ کر دیکھتا جو ہے تاجر ؛

دیکھتا کیا ہے ہے درندہ ایک
بال جھبڑے ہین گندمی ہے ولیک

ہے کھڑا سامنے ہی میرے یہان
دیکھ وہ شکل مہیب نکلی جان

کہہ رہا تھا وہ یہ ملا اوسکے
جسنے توڑا ہے پھول باغچے سے

جاویگا مر دہ اس خطا سے ضرور
نہین ہونے کا اسمین اصلا قصور

سُن یہ گفتار اوسکی تند او سخت
ہوا تاجر کا ہوش گم یک لخت

عرض کی یہ بگریہ وزارے
معاف کیجے مری خطا سارے

پھر نہین ہوگی سرزد ایسی خطا
اتنو فرمایئے قصور عطا ؛

بیکے جاونگا مین نہین بیانسے
ہوئی میری جاوی گی جان سے

سُنکے تب یہ کہا درندہ نے ؛
جاؤ تم ایک شرط سے یان سے

بعد اک ماہ کے یہان تم آؤ
گرنہ وہ آوے تم تو آنا سبھی
کہا تاجر نے ہے مجھے منظور
ولے تھا اپنے دل مین وہ محزون
الغرض بعد قطع منزل کے
چہرہ پژمردہ اور حال تغیر
لڑکیان دو بڑی جو تھین اوسکین
باباجان تم ہو لائے کیا تحفہ
یہ نہ پوچھا کسی نے بھی اوس سے
جو ہین بیوٹی نے اوسکی دیکھی شکل
جاکی لپٹی گلے سے پھر اوسکے
پوچھا اے باباجان اچھے رہے
اور یہ چہرہ تمہارا ہے کیسا
جب یہ پوچھا عقیل بیوٹی نے
تب تو کرنا پڑا اوسے ظاہر
پھر کہا اوسنے ای مری بیوٹی
مجھکو جانا ہے پھر درندے پاس
اسلیے رہتا رات دن ہون اوداس
اک مہینے کے بعد جاؤن گا
کاہیکو اب تو دیکھون گا بچے
سُن یہ بیٹی نے تب کہا اوس سے
جان بیوٹی کی تم پہ ہو قربان
مین ہی جاؤن گی خود درندے پاس

اور بیوٹی کو اپنے ساتھ مین لاؤ
اسمین کرنا نہ فرق تم کچھ بھی
کہکے پھر وہان سے یہ چلا فی الفور
یاد کر وعدہ بنگیا محزون
جاکے پہونچا مکان مین اپنے
مبتلاے بلاے درد اور پیر
آکے پوچھا اونہون نے تحفہ کی تیئن
ہمکو دکھلاؤ لائے جو تحفہ
کیون ہین پژمردہ آپ کس وجہ سے
دو بڑی وہ پھاندا اور کودا اوچھل
اوسنے بھی پیار سے لیے بوسے
کسطرح جیسے گئے تھے اور آئے
مجھکو بتلاؤ یہ ہوا تمہین کیا
نیک بخت اور سعید بیٹی نے
جبکہ بیوٹی بھی ہوگئی ماہر
نور دیدہ ہے تو مری بیوٹی
ہے نہین مجھکو زندگی کی آس
میرے ہمدم ہے اب تو غم اور یاس
پھر نہین تا حشر مین آؤن گا
پھر نہین ملنے کے مرے بچے
اے مرے بابا تم سنو مجھسے
فکر تم مت کرو ذرا کسی آن
لائے ناحق ہو اپنے دل مین ہراس

کہا تا حشر نے نہین ای بیوئی
سنکے یہ گفتگوے فیما بین
اے پدر جاؤ گے اگر یہان سے
کون دیوے گا ہمکو نان و نمک
پہر ہوئی بیٹی باپ سے رخصت
باپ نے یون کہا خدا حافظ
پہر مرخص ہوئی وہ بہنون سو
ظاہر اگرچہ تھی وہ خندہ جبین
آخر الامر بعد طے منزل ؁
وہانپہ تھے جتنے شجر اور اشجار
بعدہ سب وہ ساکنان باغ
سر جہکا کر کیا سبہون نے سلام
لے گئے اوس کو باغ کے اندر
جس مین بٹھلایا اوسکو تھا جسنے
پیشکش پہر کیے وہ میوہ جات
اور گلہاے عطر خیز ہر رنگ
جب کہ کہانے لگی وہ یہ اثمار
ایسا دلچسپ و شیرین تھا نغمہ
آئی دیوانخانہ سے آواز
کہا چکی اور جب کہ پایا فراغ
اوسکو ہمراہ اپنے وہ لیکر
وہان بٹھایا لباس شاہانہ
تیسرے پہر مکان مین لیجا کر ؁

پہلے مت جاؤ تم وہان بیٹہی
رو او تمہین لڑکیان یہ کرکے بین
پرورش کرنیکو ہے چھوڑا کسے
بلکہ چہڑکے گا آبلون پہ نمک
ہنی رخصت کی باپ سے خلعت
خیر سے جا ترا خدا حافظ
اوسکو رخصت کیا وہین سب نے
لیک باطن مین تھی وہ غم سے قرین
جاکے پہونچی قریب باغ و محل
لائے تسلیم اوسے بجا اکبار
پے تعظیم آئے روبروی باغ
اور بتوقیر عزت و اکرام
جاکے بٹھلایا محل کے اندر
تہا وہ کمرہ نفیس گلشن سے
جنکی لذت سے بہولے یاد ممات
تحفہ کے طور پر تھے رنگ برنگ
آئی آواز نغمہ کی اکبار
تھا نہ دیدہ و شنیدہ وہ نغمہ
تھی عجوبہ وہ تھا نیا انداز ؁
وہین باشندگان اندر باغ
کمرۂ ثانی کے گئے اندر
لوگ ہیون جسکو دیکھہ دیوانہ
اوس کو بٹھلایا جسنے تخت اوپر

سنتی تھی شیرین نغمہ کی آواز
یہ تو سب خوب ہے و لے مجھکو
کہ درندہ یہانپہ گر آجاے
کہہ رہی تھی یہی وہ دخت غریب
آکے پہونچا وہان پہ اکبار ہی
باتین کرنے لگا عنایت کی
اور دیکھا جمال مہرو کو ۂ
کیونکہ تھا پیشتر سے عاشق زار
جب گذشتہ وہان پہ نوکا بجا
پرتو افگن تھا جملہ عالم پر
گیا اوسوقت عاشق اوسکا چلا
جب تلک پھر نہ آوے شب ثانی
کاٹتی ہوئی دن تماشے مین
سیر کے واسطے تھین سب چیزین
اور وہ آواز گانے کی شیرین
محل مین تھا وہ ایسا باغیچہ
اور احاطہ بھی تھا کلان اوسکا
ولی ہر روز کرتی تھی نئی سیر
جسقدر تھے چرند پرند وہان کے
بعد چندے وہ دختر خوشخو
پوچھا اوس بلبیٹ نے کہ ای بیوٹی (یعنے درندہ ۱۲)
رو کے بولی وہ کہ اے میرے بیسٹ
جیتلک مین نہ دیکھون خواہر کو

اور کہتی تھی کرکے لوگون سے ناز
خوف معلوم ہوتا ایسا نہو
صبح کو میری شام وہ کرجاے
اسی اثنا مین وہ درندہ عجیب
متحیر ہوئی وہ بیچاری ۂ
تب ہوئی گویا زندہ وہ لڑکی
سیہ مژگان کمان ابرو کو
اسلیے کرتا تھا بہت اوسے پیار
تب وہان شاہ مشرقی نکلا
ظلمت شب گئی وہان پہ گذر
پھر نہ ٹھہرا وہ لحظہ بھر اصلا
وہان نہ آیا وہ عاشق جانی
سیر کر کرکے ہوتی خوش دل مین
خوشنما محل اور تصویرین ۂ
شیرین گہ سنتی کہتی ہے شیرین
جسطرف دیکھو ہے وہ باغیچہ
روز ہوتی تھی کرتی سیر اوس جا
کبھی ہوتی نہین تھی سیر سے سیر
رکھتے تھے اونسیبت بہت اوس سے
غمسے ہونے لگی بہت بدرو
مجھکو بتلا کہ کیا تری ہے خوشی
ہوگئی تلخ اب تو ہے مری زیست
اور اپنے عزیز فادر کو ۂ

یعنی پدر ۱۲

ن - اوسکا دن کٹتا تھا تماشے مین

مین وہی ہون درندہ بد شکل | اب مین شہزادہ ہوگیا خوش شکل
الفت سابقہ کو مت توڑو | اور نہ ہو نہ اپنا لطف سے موڑو
تھا یہ جادو شریر اک جن کا | جس نے تھا میری شکل کو بدلا
اوس کہا مجھسے تھا کہ جب تجھسے | وصل ہووے گا دخت تاجر سے
اور تجھسے کریگی وہ اقرار | زوجیت اپنی کے لیے اکبار
ہوگی آواز ایک رعد کی طور | جس سے دیوارین لرزینگی فی الفور
پھر تو بنجاوے گا بشکل اصل | سحر ہوگا شکستہ اور مشکل
تمنے سب توڑا میرا ہے یہ سحر | شکل اصلی مین بنگیا ہون پھر
پھر ہوئی دونون کی بہم شادی | اور ہوئی اوسکی خانہ آبادی
ہوا تاجر شریک شادی مین | لیا شہ کو وہین دامادی مین
خواہرین بیوٹی کی تھین بیمار | دل مین اونکے چھپا حسد کا خار
آسکین وہ نہ اوسکے بیاہ مین ہان | رشک سے کی تباہ اپنی جان
الغرض اونکو بھی ملے شوہر | وہ بھی رہنے لگین بہم ملکر
اور تاجر نے مع اثاث البیت | آکے بیوٹی کے باغ مین کیا بیت
اور دیگر عیال اور اطفال | مع دایہ تھی رہتی فارغ بال
جس قدر تھا کتاب مین مسطور | کیا ممتاز علی نے یہان مذکور
یا الٰہی بحق پیغمبر | بخش عصیان اصغر و اکبر
فکر تاریخ کی کراب ممتاز | طول تحریر سے تو اب آ باز
مختصر ہے کلام سبکو پسند | گوش دل سے سن اب تو میری پند
ہاتف غیب دیتا ہے یہ ندا | پیشکش ناظرین ہوا اچھا

خاتمۃ الطبع

۱۸۹۵ء

خدا کا شکر ہے کہ اندنون مثنوی پربہار موسومہ بہ ہدیۂ انتظار مصنفہ مولوی سید ممتاز علی سنڈیلوی مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ ماہ جنوری ۱۸۹۵ع مین چھپکر شایع ہوئی